کا دراصل مقصد کیا ہے۔ اور ایک مورخ کو تاریخ لکھتے وقت کن کن چیزوں کی رعایت کرنی ضروری ہے۔ پھر اس پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اب تک ہندوستان کی جو تاریخیں نامور مورخوں کے قلم سے نکلی ہیں اُن کا عام انداز کیا ہے اور اُن سے صحیح تاریخی خدمت کا فرض کس حد تک ادا ہوتا ہے، موصوف نے اپنے مقالہ کا مقصد خود ان الفاظ میں بیان کیا ہے "میرے اس ناچیز مقالہ کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ ہندوستان زندگی کی وسعت کے باوجود ہماری تاریخ تسلسل اور یک جہتی، حوصلے اور ترقی کی داستان ہے ہم خود ادھر دھیان نہیں کرتے ورنہ یہ کہانی تو ایسی ہے کہ نیند کے ماتے بھی جوش اور ولولے سے اُچھل پڑیں" بے شبہ یہ مقصد نہایت نیک اور بلند ہے۔ اور اگر مجیب صاحب نے اپنی تاریخ سے اس غرض کی تکمیل کردی تو وہ یقیناً ایک شاندار علمی کارنامہ ہوگا جو سیاسی اعتبار سے بھی ملک کی زبردست خدمت ہوگی۔ یہ مقالہ تاریخ کے عام طلبہ کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ انہیں اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

قتیلؔ اور غالبؔ :۔ از جناب سید اسد علی صاحب انوری فریدآبادی بی ایس۔سی (علیگ) تقطیع خورد ضخامت ۱۳۰ صفحات کاغذ کتابت اور طباعت عمدہ قیمت درج نہیں۔ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی، لاہور، لکھنو

مرزا غالبؔ کے دور میں اُن کے اور قتیلؔ کے حامیوں کی معرکہ آرائی ادب اُردو کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے، مرزا غالبؔ قتیلؔ پر نکتہ چینی کرنے میں بڑے متشدد واقع ہوئے تھے۔ اور اُنھوں نے اپنے بعض خطوط میں خصوصاً اور بعض اشعار میں عموماً جن الفاظ میں قتیلؔ کا ذکر کیا ہے اُس سے ادبی مخالفت کے علاوہ کچھ ذاتی نفرت و عناد کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ مرزا کے سوانح نگاروں نے اُن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے لیکن اب تک کسی نے اپنی کتاب میں "قتیلؔ و غالبؔ" کے موازنہ کو مستقل موضوع بحث نہیں بنایا تھا۔ اب اس جدید بحث کا دروازہ سید اسد علی صاحب نے کھولا ہے۔ لیکن اگر یہ بحث محض شعری اور لسانی و ادبی موازنہ تک محدود رہتی تو بہت اچھا ہوتا۔ افسوس یہ ہے کہ لائق مؤلف نے اس خالص ادبی بحث میں ذاتیات کو درمیان میں لاکر اور مرزا غالبؔ کی اخلاقی کمزوریوں کو بے نقاب